سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۵ رجولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی لیکن رات کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۳ رجولائی (بذریعہ ڈاک) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مورخہ ۲ رجولائی کو ایکسرے اور خون اور پیشاب وغیرہ کے ٹسٹ کے لئے میو ہسپتال جانا پڑا جہاں پانچ چھ ایکسرے ہوئے اور اڑھائی گھنٹے تک ننگی میز پر لیٹے رہنے سے بہت کوفت ہوگئی۔ ان معائنہ جات کا نتیجہ ابھی معلوم نہیں ہوا ہے۔ نتیجہ معلوم ہونے پر آئندہ علاج کے متعلق فیصلہ ہوگا۔ تاہم ڈاکٹر محمد مسعود صاحب نے بعد معائنہ اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پروسٹیٹ میں Fibrous growth معلوم ہوتی ہے۔ یعنی دیرینہ ہونے کی وجہ سے پروسٹیٹ ٹھہر سے گئے ہیں۔ اور ان میں بڑھوتی شدید نوعیت کی نہیں ہے۔ سوزش میں تو کمی محسوس ہوتی ہے لیکن بعض اوقات گھبراہٹ میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

نتیجہ الجامعۃ الاحمدیہ

الجامعۃ الاحمدیہ کی جملہ فصول اور درجات کے نتیجہ کا اعلان انشاء اللہ العزیز دس جولائی کے الفضل میں شائع ہوگا تمام طلباء مطلع رہیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ لوگ آداب دعا سے واقف نہیں ہیں

دعا کیلئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو

"دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرنے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہوگئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ چونکہ انکی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ انکی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دورہ مشرق بعید

اور احباب جماعت سے درخواست دعا

احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر انشاء اللہ تم ۱۱ رجولائی کو مشرق بعید کے دورہ کے لئے ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں اور ۱۳ جولائی کو آپ کراچی سے روانہ ہوں گے۔ آپ اس سفر کے دوران تھائی لینڈ، ہانگ کانگ، سنگاپور، ملایا، انڈونیشیا اور سیلون تشریف لے جائیں گے اور جہاں جماعتیں اور مشن قائم ہیں ان کا معائنہ فرمائیں گے اور جہاں ابھی تک مشن قائم نہیں ہوئے وہاں پر نئے مشنوں کے قیام کا جائزہ لیں گے۔ مکرم کمال یوسف صاحب بھی آپ کے ہمراہ بطور سیکرٹری جا رہے ہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو کمر درد کی مستقل تکلیف ہے اور لمبا سفر اس تکلیف میں زیادتی کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود جماعتی مفاد کے پیش نظر آپ نے اتنے لمبے دورہ کا بار اٹھانے کا ارادہ کیا ہے جس میں آپ نے سابقہ انتظامات کو بہتر بنانے کا پروگرام بنانا ہے اور وہ اقوام جہاں ابھی تک دعوت اسلام نہیں پہنچی ان کا جائزہ لینا ہے اور یہ کام کچھ سہل نہیں۔

اس لئے میں احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس دورہ کو برکتوں سے بھر دے اور اس کی تمام صعوبتوں کو اپنے رحم سے دور فرمائے اور ایسے فیصلے کرنے کی توفیق بخشے جس سے اسلام کا بول بالا ہو، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بلند ہو اور خدا تعالیٰ کی حکومت اس دنیا میں قائم ہو جائے۔

از حسن محمد خان نائب وکیل التبشیر

مسعود احمد خورشید پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ رجولائی ۶۳ء

ابن اللہ کی تشریح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ابن اللہ ہونے پر بحث کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اسی طرح لکھا ہے فریسیوں نے حضرت مسیح سے کہا

"ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا یسوع نے ان سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔ اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں۔ کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا بلکہ اسی نے مجھے بھیجا۔"

(انجیل یوحنا ۸ آیت ۴۱-۴۲)

یہاں بھی "اسی نے مجھے بھیجا" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو حضرت مسیحؑ کی نبوت اور رسالت کے مقام کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس حوالہ سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ کا خدا تعالےٰ کو اپنا باپ کہنا ان کی الوہیت پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ یہود بھی اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے بیٹے کہا کرتے تھے۔ چنانچہ فریسیوں نے ان سے کہا

"ہمارا ایک باپ ہے یعنی خدا"

معلوم ہوا کہ بیٹا ہونے میں مسیح کی خصوصیت نہیں یہ یہود میں عام محاورہ تھا کہ وہ خدا تعالےٰ کو اپنا باپ کہا کرتے تھے اور اس قسم کے محاورہ کا ان میں رائج ہونا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ جن لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پائی جاتی ہو اور جو صرف مادی چیزوں کے پیچھے جانیوالے نہ ہوں بلکہ روحانیت کی سچی تڑپ اور خدا تعالےٰ کے وصال کی حقیقی خواہش رکھتے ہوں وہ جذبات محبت کے غلبہ کے وقت خدا تعالےٰ کو ماں اور باپ کی شکل میں ہی دیکھتے ہیں اور رؤیا اور کشوف میں بھی خدا تعالےٰ اپنے منتخب کردہ بندوں کو بعض دفعہ اپنا وجود ماں یا باپ کی شکل میں ہی دکھاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم ۲۰۹)

یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو باپ یا ماں کہنا اس بات پر دال نہیں کہ باپ یا ماں کہنے والے فی الحقیقت اللہ تعالےٰ کا بیٹا یا بیٹی بن جاتے ہیں بلکہ ان الفاظ کے استعمال سے صرف محبت کا اظہار ہوتا ہے جب اللہ تعالےٰ کو باپ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ سے باپ والی محبت کرتا ہے اور جب ماں کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ماں والی محبت کرتا ہے کیونکہ باپ والی محبت اور ہوتی ہے اور ماں والی محبت اور ہوتی ہے۔

یہ محاورہ تقریباً تمام اقوام میں استعمال ہوتا ہے۔ یہودیوں میں جیسا کہ اوپر کے حوالہ سے واضح ہے اللہ تعالےٰ کو باپ والی محبت کا مظہر سمجھا جاتا تھا اس لئے یہودیوں کے نزدیک محبت کی رو سے نہ کہ حقیقت کی رو سے تمام نیک بندے اللہ تعالےٰ کے بیٹے ہوتے تھے۔ یہودی اور یسوع مسیح دونوں اس امر کو جانتے تھے اور اس لئے انہوں نے یہ محاورہ استعمال کیا چنانچہ یسوع نے کہا کہ

"اگر خدا تعالےٰ تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اعمال ایسے نہیں ہیں جن کی وجہ سے تم خدا تعالےٰ کے بیٹے کہلا سکو کیونکہ اگر تم واقعی اللہ تعالےٰ کو اپنا باپ سمجھتے اور اس سے محبت کرتے تو میں جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں اور اس وجہ سے اس کا بیٹا ہوں تم مجھ سے بھی محبت کرتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم خدا تعالےٰ کے بیٹے نہیں رہے اور تم اس سے محبت نہیں کرتے۔

خدا تعالےٰ کو ماں یا باپ کہنا قدیم اقوام میں عام تھا۔ چنانچہ ہندوؤں میں خدا تعالےٰ کو زیادہ تر "ماں" یا "ماتا" کے الفاظ سے پکارا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کے نزدیک ماں کی محبت باپ کی محبت سے فائق ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں میں دیوتاؤں کے مقابلہ میں زیادہ تر دیویوں کی پرستش ہوتی ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ کے متعلق باپ اور شوہر کا تصور بھی ہندوؤں میں عام پایا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت کرشنؑ کی پوجا میں پوجا کرنے والا اپنے آپ کو "گوپی" کے مقام پر تصور کرتا ہے۔ حضرت کرشنؑ کے ساتھ "رادھا" کا عشق بڑا مشہور ہے اسی طرح حضرت کرشنؑ کا پجاری اپنے آپ کو کرشن کی رادھا تصور کرتا ہے یعنی جس طرح رادھا کرشن پر دل سے قربان تھی اسی طرح ان کا پجاری بھی آپ پر قربان ہے۔ اسی طرح ہندوؤں میں نہ صرف خدا تعالےٰ کے متعلق باپ کا اور ماں کا تصور ہے بلکہ شوہر کا یعنی "محبوب" کا تصور بھی ہے۔

قدیم اقوام میں اس قسم کا تصور ضروری ہوتا تھا کیونکہ عام انسان اللہ تعالےٰ سے جو ظاہر آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا صرف اسی طرح محبت کرسکتے تھے کہ ان کے سامنے اللہ تعالےٰ کا تصور کسی ایسی صورت میں رکھا جاتا جس سے وہ دنیا کے ماحول میں اللہ تعالےٰ کی محبت کا تصور کرسکتے۔ یہ محاورہ قرآن کریم میں بھی بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

فاذا قضیتم مناسککم
فاذکروا اللہ کذکرکم
اباءکم او اشد ذکراً

(البقرہ ۲۰۱)

یعنی جب تم حج کے ارکان ادا کرچکو تو اللہ تعالےٰ کا اس طرح ذکر کرو جس طرح تم اپنے آبا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

قرآن کریم کا یہ قول نہایت ہی بلیغ ہے یہاں اللہ تعالےٰ نے ایک طرف تو ذکر اللہ کا معیار پیش کیا ہے یعنی اپنے باپوں کے ذکر کی طرح اللہ تعالےٰ کا ذکر کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور دوسری طرف اس طرف بھی اشارہ کردیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس معنی میں تمہارا باپ نہیں ہے جس معنی میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا بیٹا بنا لیا ہے۔ یہ حقیقت اس امر سے بھی واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی محبت تو اس سے بھی زیادہ ہے جتنی کہ تم اپنے آبا سے کرتے ہو۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو توحید کا صحیح تصور دیا ہے اور بتایا ہے کہ آبا کی محبت تو محض ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اس محبت کی مثال کو سامنے رکھ کر اللہ تعالےٰ کی محبت کا اندازہ کرو کہ کتنی ہونی چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت کا معیار تو آبا کی محبت سے بھی کہیں اونچا ہے اس لئے جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کو خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا کہتے ہیں وہ گویا ایک طرح سے اللہ تعالےٰ کی محبت کے معیار کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ آبا کی طرح کی محبت کرنا تو ضروری ہے مگر اللہ تعالےٰ کی محبت تو آبا کی طرح کی محبت سے بھی بلند تر ہے اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے مسلمانو جب تم حج کے مناسک ادا کرنے سے فارغ ہوجاؤ تو اللہ تعالےٰ کا اس شدت کے ساتھ ذکر کرو کہ جس طرح تم اپنے آبا کا بھی ذکر نہیں کرتے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو اس غلطی میں پڑنے سے بچا لیا ہے جس میں تمام بت پرست اقوام پڑجاتی رہی ہیں جن میں عیسائی بھی شامل ہیں یعنی اللہ تعالےٰ کو تو محض استعارہ کے طور پر باپ یا ماں کہا گیا تھا مگر ان لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کو سچ مچ اللہ تعالےٰ یا اللہ تعالےٰ کا بیٹا بنا لیا اور اس طرح شرک کے مرتکب ہوئے۔

پھر اللہ تعالےٰ نے سورہ مایدہ میں اس معاملہ کو بالکل صاف کردیا ہے۔ فرماتا ہے

"لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم وقال المسیح یٰبنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم۔ انہٗ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوٰىہ النار وما للظٰلمین من انصار۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلٰثۃٍ وما من الٰہٍ الاّ الٰہٌ واحدٌ وان لم ینتھوا عمّا یقولون لیمسن الّذین کفروا منھم عذابٌ الیم۔ افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہٗ واللہ غفورٌ رحیمٌ۔ ما المسیح ابن مریم الاّ رسولٌ قد خلت من قبلہ الرسل وامّہٗ صدیقۃٌ کانا یاکلٰن الطعام انظر کیف نبین لھم الاٰیٰت ثمّ انظر انّٰی یؤفکون۔ قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرًّا ولا نفعًا واللہ ھو السمیع العلیم۔ قل یٰاھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قومٍ قد ضلّوا من قبل واضلّوا کثیرًا وضلّوا عن سواء السبیل۔

(سورہ مائدہ ۷۳ تا ۷۸)

یعنی ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ تو مسیح ابن مریمؑ ہے حالانکہ مسیحؑ نے تو کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل میرے اور اپنے رب کی عبادت کرو یقیناً جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک بناتا ہے اللہ تعالےٰ اس پر جنت حرام کردیتا ہے اور اس کا ٹھکانا آگ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تعالےٰ تینوں میں سے تیسرا ہے حالانکہ کوئی خدا نہیں ہے سوا واحد خدا کے اور اگر اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو البتہ ان لوگوں کو ضرور عذاب الیم ملے گا کیا پس وہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

احمدیہ مسلم مشن ٹوگو (مغربی افریقہ) کی کامیاب تبلیغی مساعی

حکومت کے ایک وزیر اور موجودہ صدر مملکت کے بھائی کا قبولِ حق

دیگر ملکی اکابرین کو تبلیغ

ڈیڑھ ہزار میل کا تبلیغی سفر۔ لٹریچر کی وسیع اشاعت

مکرم قاضی مبارک احمد صاحب انچارج احمدیہ مشن ٹوگو بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ٹوگو میں اس وقت تک اللہ تعالےٰ کے فضل سے بائیس افراد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر چکے ہیں قبولِ حق کرنے والوں میں موجودہ حکومت کے سدارتی امور کے وزیر مسٹر حمافیسنی اور صدر مملکت کے چھوٹے بھائی بھی شامل ہیں۔ مسٹر حمافیسنی یہاں کی ایک سابقہ سیاسی پارٹی کے لیڈر رہے ہیں اور ایک گزشتہ حکومت میں وزیر داخلہ کے فرائض بھی سر انجام دیتے رہے ہیں؛

احمدیہ مسلم مشن ٹوگو کی مساعی اور اسکے نتائج کا ذکر کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب جماعت کے سامنے ٹوگو کے جغرافیائی محل وقوع مذہبی زندگی اور سیاسی حالت کا مختصر سا نقشہ پیش کر کے یہاں کے ملکی حالات سے روشناس کرا دیا جائے۔

جغرافیائی محل وقوع

ٹوگو جغرافیائی محل وقوع کے اعتبار سے براعظم افریقہ کے مغربی حصہ میں خلیج بے نین (BENIN) کے کنارے پر واقع ہے یہ ملک شمالاً جنوباً قریباً چار سو میل لمبا ہے مگر چوڑائی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ اکانوے میل اور کم از کم اکتیس میل کے فاصلے پر مشتمل ہے۔ ٹوگو کی مغربی حدود غانا۔ مشرقی ڈاہومی شمالی اپر وولٹا اور جنوبی بحر اوقیانوس میں خلیج بے نین سے ملتی ہیں۔ اس کا کل رقبہ قریباً ۲۰۴۰۰ مربع میل ہے۔ یہاں کی حکومتی زبان فرنچ ہے؛

سیاسی حالات

سیاسی لحاظ سے ٹوگو مختلف ادوار سے گزرا ہے۔ ۵ جولائی ۱۸۸۴ء سے ۱۹۱۴ء تک جرمنوں کے قبضہ میں رہا۔ پہلی جنگ عظیم سے ٹوگو کی سیاسی حالت بھی متاثر ہوئی اور اس طرح ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۶ء تک فرانکو برٹش مشترکہ کمان کے ماتحت آ گیا۔ ۱۹۱۹ء میں عہد نامہ وارسیلز کے ذریعہ ٹوگو انگریزوں اور فرانسیسیوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا اس طرح ٹوگو کا مشرقی حصہ فرانسیسیوں کے ہاتھ لگا جو اب ٹوگو کہلاتا ہے اور مغربی حصہ جو اس وقت غانا سے ملحق ہے انگریزوں کے ہاتھ آیا۔ دوسری جنگ عظیم تک ٹوگو کے دونوں حصے مجلس اقوام League of Nation کے قانون کے مطابق Mandate انگریزوں اور فرانسیسیوں کے زیر انتظام رہے۔ ۱۹۴۶ء میں یہ انتظام یو این او منتقل ہوا جس نے ٹوگو کا انتظام فرانس کے سپرد کر دیا۔ ۱۹۴۶ء سے ۱۹۵۸ء تک کا بارہ سال کا عرصہ ٹوگو کی سیاسی زندگی میں کافی نشیب و فراز کا حامل ہے۔ ۱۹۵۸ء کے عام انتخابات کے ذریعہ جب ملکی افراد برسر اقتدار آ گئے۔ تو قومی حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ ۹ اپریل ۱۹۶۱ء کو عام استصواب کے ذریعہ ٹوگو کے باشندوں نے ایک دستور پاس کیا جس کے تحت صدارتی طرز کی حکومت قائم ہوئی۔ جس کے پہلے صدر مسٹر سلوانس اولمپیو Sylvanus Olympio تھے۔ اس وقت سے ٹوگو ایک آزاد مملکت قرار پایا۔ تیرہ جنوری ۱۹۶۳ء کو فوج نے پہلی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور صدر کو قتل کر دیا۔ اس وقت سے ۵ مئی ۱۹۶۳ء تک ایک ایسی عبوری حکومت کام کرتی رہی۔ ۵ مئی ۱۹۶۳ء کے عام انتخابات کے ذریعہ باقاعدہ حکومت قائم ہوئی۔ جس کے موجودہ صدر نکولس گرونٹزکی ہیں۔

ٹوگو کی آبادی قریباً پندرہ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ یہاں دارالحکومت لومے (Lome) ہے جو سمندری بندرگاہ بھی ہے اور ہوائی بھی۔ لومے کی آبادی اسی ہزار کے قریب ہے؛

مذہبی حالت

ٹوگو میں ایک لاکھ کے قریب مسلمان ہیں دو لاکھ عیسائی اور باقی یا خدا سے یا تو لامذہب ہیں اور یا بت پرست اور توہمات میں گرفتار، جادو اور ٹونے ٹوٹکے کے دلدادہ، ویسے تو عیسائیوں میں بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ان چیزوں کے قائل اور اکثر کسی غیر مرئی فوق العادت طاقت کے خواہشمند ہوا ہیں، ہر قسم کی آفات و مصائب سے محفوظ رکھتے ہوئے بغیر کسی محنت یا مشقت کے بام عروج تک پہنچا دے اسی وجہ سے ان میں توہم پرستی بہت ہے۔ اور ہو بھی کیوں نہ جب ان کو ان کا اپنا مذہب کسی قسم کی تسکین اور اطمینان عطا نہیں کر سکتا۔ تو پھر وہ اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں نہ ماریں تو کیا کریں۔ اکثر مسلمان علماء کے پاس آتے ہیں تاکہ تعویذ گنڈا حاصل کر سکیں۔ مسلمان مالکی مذہب کے پیرو ہیں۔ اکثر شمالی علاقوں میں رہتے ہیں۔ علمی لحاظ سے پسماندہ ہیں۔ اکثر حکومتی عہدے عیسائیوں کے قبضہ میں ہیں۔

احمدیہ مسلم مشن

ٹوگو میں احمدیہ مسلم مشن کا افتتاح ۲ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ہوا۔ جب مرزا لطف الرحمن صاحب کو جرمنی سے منتقل کر کے ٹوگو میں مشن کھولنے کے لئے بھجوایا گیا۔ تو مرزا صاحب دو دسمبر ۱۹۶۰ء کو ٹوگو میں وارد ہوئے۔ مگر افسوس کہ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ان کو زیادہ دیر کام کرنے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اور بمجبوری حالات وہ ۲۳ جون ۱۹۶۱ء کو ٹوگو سے غانا منتقل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد کافی تگ و دو اور جدوجہد کے بعد ٹوگو گورنمنٹ نے خاکسار کو ٹوگو میں مشن کھولنے اور دو سال تک قیام کرنے کی اجازت دی جو یکم جنوری ۱۹۶۲ء سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ختم ہوتی ہے نقل مکانی اور بعض دیگر وجوہات کی بناء پر اصل کام مارچ ۱۹۶۲ء کے وسط سے شروع ہو سکا اور اس وقت سے اب تک خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاکسار فریضہ تبلیغ میں مصروف ہے۔ جس کی مختصری رپورٹ ذیل میں پیش ہے۔

تبلیغ بذریعہ ملاقاتیں

ٹوگو کی زبان فرانسیسی ہے اور خاکسار جب ٹوگو میں داخل ہوا تو فرانسیسی کے چند الفاظ ہی سے واقف تھا۔ اس لئے سب سے قبل ٹوگو میں ان افراد کی طرف توجہ مبذول کی گئی۔ جو انگریزی سے واقف ہوں اور ساتھ ہی فرانسیسی زبان سیکھنے کے لئے بھی انتہائی جدوجہد کی۔ چونکہ انگریزی دان طبقہ بہت ہی کم بلکہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اس لئے زبان کی مشکل مساعی میں بہت حد تک روک ثابت ہوئی۔ پھر ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان سے یہاں کے اعلیٰ حکام اور تعلیم یافتہ طبقہ تک پہنچنا نہ تو مناسب ہی ہے اور نہ ممکن ہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جن اعلیٰ حکام سے مل سکا ان میں یہاں کے سابق صدر مسٹر اولمپیو۔ یہاں کی سابقہ حکومت کے وزیر زراعت مسٹر ٹموورو کرامو کو۔ وزیر تعلیم کے پرسنل اسسٹنٹ وزیر امور داخلہ اور ان کے پرسنل اسسٹنٹ وزیر نشریات و اطلاعات کے پرسنل اسسٹنٹ۔ قومی اسمبلی کے صدر اور نائب صدور۔ یہاں کی پولیس کے افسر اعلیٰ شامل ہیں۔ ان سب کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا گیا۔ اور انہیں فرنچ اور انگریزی لٹریچر پیش کیا گیا۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کیا اور مطالعہ کا وعدہ کیا۔

غیر ملکی سفراء سے ملاقاتیں

ٹوگو میں متعینہ برطانوی سفیر سے متعدد مرتبہ ملاقات کی۔ اور ان سے احمدیت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ گنی اور مالی کے سفراء سے ملاقات کی اور انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ انہیں فرنچ میں اسلامی کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر اور ان کے نائب سے ملا اور ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے۔ اتحاد اسلامی اور متعدد دیگر مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں بھی احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔ (باقی)

طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کردہ عربی کتب انہیں تحفۃً پیش کیں۔ جن کا وہ مطالعہ کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

موجودہ حکومت چونکہ ابھی نئی نئی قائم ہوئی ہے اس لئے ابھی تک جن افراد سے ملاقات ہو سکی ان میں صلاحتی امور کے وزیر۔ وزیر تجارت وصنعت۔ جمہوریہ ٹوگو کے بین الاقوامی مالی امور کے نائب گورنر۔ وزیر اطلاعات و نشریات کے پرسنل اسسٹنٹ۔ ادارہ نشریات واطلاعات کے انچارج۔ قومی اسمبلی کے نائب صدر اور بعض دوسرے حکام شامل ہیں۔

ادارہ یو ایس ایڈ کے جو ماہرین گورنمنٹ ٹوگو کی امداد کے لئے یہاں بھیجے گئے ہیں ان میں مختلف افراد کو ملا۔ جن میں امریکن۔ فرانسیسی۔ لبنانی۔ ہندوستانی۔ انگریز اور ویت نام کے دوست شامل ہیں ان تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ایسے ہی امریکن انفارمیشن سروسز کے ڈائریکٹر سے ملا۔ انہیں بھی احمدیہ لٹریچر پیش کیا گیا۔ جو وہ مطالعہ کر رہے ہیں۔

ان کے علاوہ جن افراد سے ملاقات کی اس میں ہر طبقہ اور ہر مکتب فکر کے افراد شامل ہیں مثلاً یہاں کے گورنمنٹ پریس کے جنرل منیجر ان کے اسسٹنٹ۔ یہاں کے بعض تاجر۔ فرموں کے منیجر۔ اساتذہ۔ طلبہ۔ امریکہ۔ جرمنی وغیرہ سے آئے ہوئے حکومت ٹوگو کے ایڈوائزرز ملٹری آفیسرز وغیرہ سبھی تک پیغام حق پہنچانے کا موقع ملتا رہا۔ فالحمد للہ۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

برطانوی سفارتخانہ کی لائبریری میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انگریزی اور فرانسیسی کتب کا ایک سیٹ جو مختلف قسم کے پچیس نسخہ جات پر مشتمل تھا اور جن میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کی دو کاپیاں شامل تھیں پیش کیا گیا جو برطانوی سفیر نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اس وقت تک کئی ایک احباب ان کتب سے استفادہ کر کے مزید استفسار کے لئے مشن ہاؤس میں آ چکے ہیں اور اس طرح انہیں تبلیغ کا موقعہ ملتا رہا۔ اس کے علاوہ یہاں کی قومی لائبریری کے لائبریرین کو انگریزی کتب کا ایک سیٹ۔ جن میں قرآن کریم مع ترجمہ انگریزی کا سلسلہ کی انگریزی مطبوعات ٹریکٹ لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب شامل تھیں پیش کیا گیا۔ جس سے عوام فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

دو پمفلٹ تبرئیہ مسیح کشمیر میں جو فرانسیسی زبان میں تھا اور اسلام کی برکات جو یہاں کی لوکل زبان ایوے میں تھا نیز پادریوں سے آمدہ لٹریچر اکابرین تک پہنچایا گیا۔ طلبہ اور اساتذہ میں بھی تقسیم کیا گیا۔ جن افراد تک یہ لٹریچر پہنچایا گیا ان کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زائد ہے۔

تبلیغ بذریعہ تقاریر

ہاؤسا مسلم کمیونٹی لومے کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد عمل میں لایا گیا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل ومحامد کے موضوع پر خطاب کرنے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خطاب بڑا کامیاب رہا۔ حاضرین کی کثیر تعداد پانچ سو سے زائد تھی اور لیکچر کا ترجمہ یہاں کی دو زبانوں ہاؤسا اور ایوے میں کیا گیا۔ ہاؤسا میں ترجمانی کے فرائض یہاں کے ایک بڑے پر اثر معلم نے ادا کئے۔

خطبات عید

میں جب ٹوگو میں داخل ہوا تو حیران تھا کہ اے خدائے عزوجل میں ایک ایسے ملک میں قدم رکھ رہا ہوں جہاں کی نہ میں زبان ہی سے واقف ہوں اور نہ ہی افراد سے اور پھر یہ کہ یہاں ایک فرد بھی تو ایسا نہیں جو جماعت سے منسلک ہونے کا داعی ہو۔ بہر حال ایسی ہی گو مگو کی حالت میں مجھے یہاں پہلی عید آئی۔ یہ عید عید الاضحیہ تھی جو ۱۹۶۲ء کے ابتداء میں مجھے یہاں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ نہایت پریشان و مضطرب تھا۔ حیران تھا اکیلا ہوں نہ کوئی ساتھی ہے نہ کوئی دوست۔ طبعاً اس پریشانی نے ایک ایسی حالت پیدا کر دی کہ عید کی نماز کے وقت میں اکیلا ہی بے ساختہ انہی خیالات میں مستغرق خدا تعالیٰ کے حضور گرا اور نہایت آہ وزاری سے دعا کرنے کی توفیق ملی کہ اے مولا کریم تو بے سہاروں کا سہارا ہے۔ تو تنہا و بے یار ومددگاروں کا ساتھی ہے۔ تو ہی حامی وحافظِ دین متین ہے۔ تیری مدد سے ناکامی کامیابی میں اور تنہائی جماعت میں بدل جاتی ہے تو خود ہی اپنے فضل سے مجھے کامیابی عطا فرما۔ میرے ساتھ خود ہی اپنے کرم سے ایک جماعت کر دے۔ الحمد للہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس عاجز اور حقیر بندے کی زاری کو سنا اور جہاں میری پہلی عید یعنی عید الاضحیہ تنہائی میں کٹی وہاں میری دوسری عید یعنی عید الفطر میں خدا تعالیٰ نے مجھے ایک جماعت بخش دی اور اس طرح میرے اس غم اور افسردگی کو خوشی اور مسرت میں بدل دیا۔ فسبحان اللہ رب العزۃ۔

عید الاضحیہ اور عید الفطر کے خطبات میں احباب جماعت کو حقیقی اسلام پر عامل ہونے اور اپنے آپ کو ابراہیمی قربانی کے قابل بنانے اور ایسے ہی ان نعماء کے اہل بننے اور ان سے حصہ پانے کی طرف توجہ دلائی جن کے بدلے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حصہ وافر پایا۔ جیسے انہوں نے عمل کئے۔ جیسی انہوں نے قربانیاں کیں اور جیسا انہوں نے اس کا ثمرہ پایا۔ احباب جماعت کو اسی نمونہ پر چلنے اور اس نمونہ کو اپنا کر **

ایک نہائت ضروری اعلان

مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

مصلح موعود کی ذات گرامی کے بارے میں الہام الٰہی میں ایک یہ بھی نشانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتائی گئی تھی کہ ”وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا“۔ اس نشانی کا ظہور بھی نہایت واضح طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات میں ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ کونسا ایسا احمدی ہے جس کو حضور کے قریب رہنے کا موقع ملا ہو اور اس نے حضور کے بے پایاں احسان ہمدردی۔ محبت اور شفقت سے حصہ نہ پایا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ارادہ ہے کہ نمونۃً حضور کے یہ احسانات ایک کتاب میں جمع کر دئے جاویں اور ان لوگوں کے اپنے الفاظ میں جمع کئے جاویں جن پر خود یہ احسان وارد ہوئے ہیں۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے تاریخی شواہد کا یہ حصہ بھی محفوظ ہو جائے۔ پس میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ جن احباب کو حضور کی شفقت اور محبت سے حصہ ملا ہے وہ ایسے واقعات لکھ کر دفتر ریویو آف ریلیجنز میں بھجوا دیں۔

یاد رکھیں کہ حضور کے ان احسانات کا بدلہ ہم کسی طرح بھی اتار نہیں سکتے البتہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل اور رحمت کے سائے میں رکھے اور ہر آن حافظ اور ناصر ہو۔ دوسرے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ حضور کے احسانات کو دنیا کے سامنے پیش کر کے واقعاتی لحاظ سے الہام الٰہی کی صداقت کا ثبوت مہیا کریں۔ تاکہ رہتی دنیا تک حضور کا نام اپنے مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عزت کے ساتھ لیا جاتا رہے۔ امید ہے کہ تمام احباب اپنی اوّلین فرصت میں تعاون فرمائیں گے۔ واقعات معین اور صحیح شکل میں ہوں۔ چشم دید ہوں۔ اور خوشخط لکھے ہوئے ہوں۔

** انہیں نعماء کا وارث بننے کی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم سچے اور حقیقی مسلمان بن سکیں اور اسلام کا جھنڈا اکناف عالم پر لہرا سکیں۔ آمین۔ تا دنیا اس نخل ثمیر کے میٹھے اور لذیذ اثمار سے حصہ پا کر جنت کا نمونہ بنا سکے آمین۔

بیعتیں

خدا تعالیٰ کا انتہائی فضل وکرم ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناچیز کو اس امر کی توفیق دی کہ اس کے دین متین کی خدمت میں حصہ لے سکوں۔ اور اس سلسلہ میں ایک ایسے ملک میں جماعت کی بنیاد رکھ سکوں جس میں پہلے ایک احمدی بھی نہ ہو بلکہ وہ احمدیت کے نام سے بھی واقف نہ ہوں۔ یہ محض فضل خداوندی اور اس کا رحم ہے کہ اس نے عیسائیت کے ایک اور مرکز میں جہاں مسلمانوں کی مذہبی لحاظ سے کوئی آواز نہیں کوئی حیثیت نہیں لوگوں کو حقیقی اسلام کی طرف کھینچنا شروع کر دیا اور اس طرح کاسر صلیب حضرت احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیض کی بدولت غلامان احمد نے عیسائیت کے مراکز میں پہنچ کر کسر صلیب کے فریضہ کو کامیابی سے سرانجام دینا شروع کیا۔ اور اس طرح اسلام کا بول بالا کرنے میں خدا کی نصرت ومدد کے ذریعہ انسانیت کو اندھیروں سے اجالوں کی طرف راہنمائی کرنے میں کامیابی حاصل ہونے لگی۔ اور جاء الحق وزھق الباطل کا نظارہ نظروں کے سامنے پھرنے لگا۔ فالحمد للہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوگو میں اس وقت تک باقاعدہ طور پر جماعت میں شامل ہونیوالوں کی تعداد بائیس تک پہنچ چکی ہے جس میں سے نصف کے قریب وہ لوگ ہیں جو عیسائیت کو خیرباد کہہ کر اسلام کی آغوش میں پناہ لے چکے ہیں جنہوں نے تثلیث کو الوداع کہہ کر توحید کو اپنا لیا ہے جو عیسائیوں کے گروہ سے نکل کر مسیح کی غلامی سے نکل کر نبی امی فداہ نفسی وروحی وابی وامی کے اصلی آقا کی غلامی کا جوا پہننے میں فخر محسوس کر رہے ہیں الحمد للہ۔

ایک اور امر جو خاص خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات میں سے ہے وہ یہ ہے کہ یہ وہ پہلا ملک ہے جس میں خدا تعالیٰ نے ایسے افراد میں سے ایک کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی ہے جو پہلے بھی کسی حکومت میں وزارت کا قلمدان سنبھالے ہوں اور احمدیت کی قبولیت کے بعد بھی وزارت میں منتخب ہوئے ہوں خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر جو گزشتہ سے پیوستہ حکومت کے وزیر داخلہ۔ پوسٹ اینڈ ٹیلی کمیونیکیشنز اور موجودہ حکومت کے صلاحتی امور کے وزیر مسٹر حما قیتسی کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے اور وہ حقیقی اسلام کی آغوش میں آ چکے ہیں وذالک فضل اللہ ایسے ہی موجودہ صدر مملکت کے چھوٹے بھائی پہلے سے ہی احمدیت کی سلک میں منسلک ہو چکے ہیں اور بڑے مخلص ہیں۔ **

** خدا تعالیٰ ان سب کو احمدیت پہ حقیقی طور پر عمل پیرا ہو کر اپنے آپکو سچے اور حقیقی مسلمان ثابت کرنے کی توفیق دے تا ان کے نمونہ کے ذریعہ اسلام کی تابانی اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض پہلے سے بھی زیادہ شان کے ساتھ اس ملک میں ظاہر ہو۔ **

اذکروا موتکم بالخیر

والد محترم مولوی عزیز الدین صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج میسور اسٹیٹ انڈیا

(۴)

طویل علالت

قادیان سے ہجرت کے بعد آپ کی صحت دن بدن سرعت سے گرتی چلی گئی۔ سنہ ۶۰ء تک آپ بخوبی کام کاج کر لیتے تھے لیکن سنہ ۱۹۶۰ء میں بیماری کا سخت دھکا لگا۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۶۲ء میں خاکسار کو آپ کی خطرناک علالت کی اطلاع ملی اور اس کے بعد بار بار خطوط آنے لگے کہ حضرت والد صاحب نہایت بیقراری سے عاجز کو یاد فرما کر روتے رہتے ہیں۔ یوں تو خاکسار تقریباً ۲۲/۲۳ سال سے آپ سے جدا رہا ہے۔ لیکن آپ نے کمال صبر سے یہ جدائی برداشت کی اور خاکسار کو غم جدائی کا احساس نہ ہونے دیا تاکہ خاکسار خدمت دین میں کوئی کمی نہ کر پائے۔ لیکن اس دفعہ اس قدر یاد فرمایا کہ محسوس ہونے لگا کہ اب تو الوداعی ملاقات کے لئے یاد فرما رہے ہیں۔ پاسپورٹ کی مشکلات کی وجہ سے خاکسار تعمیل ارشاد سے قاصر رہا۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آ پہنچا تو آپ نے یہ دیکھ کر کہ شاید عاجز سے ملاقات نہ ہو سکے عاجز کی دختر کو جو پاکستان میں مقیم ہے یاد فرمایا تاکہ اسے دیکھ کر خاکسار کی جدائی کا غم مٹا سکیں۔ مگر وہ بھی وفات کے بعد پہنچی

آخری سفر

قادیان سے ہجرت کے بعد موصوف نے کچھ دن لاہور میں قیام فرمایا۔ ایک سال گوجرانوالہ میں رہائش پذیر رہے اور اس کے بعد راولپنڈی میں بقیہ زندگی کے ایام گزارے۔ ماہ دسمبر سنہ ۶۲ء میں جلسہ سالانہ سے پیشتر خاکسار کے خطوط کی بناء پر کہ خاکسار پاسپورٹ کے حصول کی کوشش کر رہا ہے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضر خدمت ہونے کی کوشش کرے گا۔ محترم والد صاحب مرحوم نے علالت اور ضعف کے باوجود ربوہ جانے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ روانگی کے روز آپ کو پھر بخار ہو گیا لیکن باوجود تکلیف کے سفر کا ارادہ ملتوی نہ فرمایا۔ بدقت تمام افتاں و خیزاں ربوہ پہنچے اور اپنی آخری رہائش کے لئے اپنے ہم عمر بھتیجے اخویم محترم ٹھیکیدار غلام رسول صاحب کے ہاں فروکش ہونا پسند فرمایا۔ اس گھر سے ہمیشہ آپ کو بے حد محبت رہی اُن کی اہلیہ محترمہ نے کمال محبت اور اخلاص سے تیمارداری اور خدمت کی۔ ان کے علاوہ اخویم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل بی۔ اے صدر عمومی ربوہ نے بھی اپنے ماموں کی تیمارداری اور خدمت کے لئے شب و روز اپنے آپ کو وقف کئے رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت والد صاحب مرحوم تو کسی اور نیت سے ربوہ پہنچے تھے۔ لیکن قضا کے نوشتے پورے ہو چکے تھے۔ جلسہ سالانہ گزر گیا۔ آپ سفر کے قابل نہ رہے تندرست ہو کر واپس راولپنڈی جانے کی خواہش تھی۔ مگر صحت جواب دے چکی تھی حتیٰ کہ وہ نوبت بھی آ پہنچی کہ آپ نے بروز جمعرات مورخہ ۲۱ فروری سنہ ۶۳ء کو بوقت ۲ بجے دوپہر۔ ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

تجہیز و تکفین

آپ کی خوش نصیبی قابل رشک تھی کہ ربوہ میں رمضان کے آخری عشرہ کی دعاؤں میں شمولیت کے لئے نیز نماز عید کی مرکز میں ادائیگی کے پیش نظر احباب جماعت کثیر تعداد میں پہلے سے جمع تھے ۲۲ رمضان کو جمعہ کی نماز کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ ادا کی۔ جس میں ہزاروں مومنین شریک تھے صحابہ کے قطعہ میں ان کو امانتاً سپرد خاک کیا گیا۔ اور قبر تیار ہونے کے بعد آخری دعا کی۔ وجود نے کرائی جن کی ہم جماعتی کو آپ نے بحولہ بالا خط میں اپنے لئے باعث فخر قرار دیا ہے یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ موصوف نے از راہ ذرہ نوازی اپنے غریب ہم جماعت کی دوران علالت میں عیادت بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذریت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اخص برکات و فیوض سے مالا مال فرمائے۔ آمین

حضرت والد صاحب کی وفات کے بعد کئی روز تک رشتہ داروں اور مہمانوں کا تانتا بندھا رہا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسا کہ تعزیت کرنے والوں کا سیلاب امڈ آیا ہو یہ خدا تعالیٰ کا سراسر لطف و کرم ہے کہ جس نے بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام ذرہ بے مقدار کو تابانی بخشی اور زاویۂ گمنامی میں زندگی گزارنے والوں کو بھی اپنے فضلوں سے مالا مال فرمایا۔ سبحانک رب العزۃ والحمد للہ علیٰ احسانہ۔ کثیراً کثیراً۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین کو اجر عظیم عطا فرمائے جو مرحوم سے اپنے اخلاص اور تعلق کی بناء پر پسماندگان کے صدمہ رسیدہ قلوب پر مرہم کا پھایا رکھنے کے لئے پہنچے فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے دعا

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرما دیں کہ مولیٰ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب خاص عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چل کر واتبعوھم باحسان کے حقیقی اور اعلیٰ مصداق بننے کی توفیق بخشے آمین

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ انچارج میسور سٹیٹ)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں پھرتے اور اس کی بخشش نہیں مانگتے حالانکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور مسیح ابن مریم سوا رسول کے اور کچھ نہیں ان کے پہلے بھی رسول ہو چکے ہیں اور آپ کی والدہ صدیقہ ہیں۔ دونوں دوسرے انسانوں کی طرح طعام کھاتے تھے۔ اے مخاطب دیکھ ہم ان کے لئے کس طرح آیات بیان کرتے ہیں اور دیکھ وہ کس طرح الٹے پھرے جاتے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم اللہ تعالیٰ کے سوا ایسے معبودوں کو پوجتے ہو جو نہ تم کو ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع حالانکہ اللہ تعالیٰ سمیع و علیم ہے۔ ان سے کہو کہ اے اہل کتاب حق کے علاوہ اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اس قوم کی پیروی نہ کرو۔ جو تم سے پہلے گمراہ ہوئی اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کیا اور وہ درست راستہ سے گمراہ ہو گئے۔ الخ

❖

درخواست دعا

میرے بھائی ملک عبد الکریم صاحب رحمان پورہ لاہور کو ایک ماہ قبل میں ہاتھ پر چوٹ آ گئی ہے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ محمد شفیع نوشہری (دار الرحمت وسطی ربوہ)

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالے صدقات و عطایا

از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر دار الضیافت ربوہ

ماہ مئی و جون ۱۹۶۳ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے صدقہ جات و عطایا جات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صدقات کو قبول فرمادے ان سب کو اپنے فضل سے نوازے اور جملہ مقاصد دین کامیاب فرمائے اور ہر آن ان سب کا حافظ و ناصر ہووے اور ہر بلا و شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

صدقات

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ ایڈووکیٹ صدقہ ۔۔ ۵

مکرم شیخ طلعت علی صاحب ناظم آباد کراچی صدقہ بکرا ۔۔ ۳۵

مکرم چوہدری علی اکبر صاحب دفتر تعلیم ربوہ صدقہ ۔۔ ۱

مکرم خان صفدر علی خان صاحب کراچی بذریعہ سید داؤد احمد صاحب صدقہ بکرا ۔۔ ۳۰

مکرم ملک محمد علی صاحب سکنہ چینی مہاند ضلع گوجرانوالہ ایک عدد چھترا برائے قربانی

مکرم منیر احمد صاحب طارق بس سروس سرگودھا صدقہ ۔۔ ۵

گروپ کیپٹن عبدالغنی صاحب ائیر ہیڈ کوارٹر پشاور قربانی ۔۔ ۳۵

ایک صاحب از ڈھاکہ صدقہ بکرا ۔۔ ۳۰

مکرم محمود احمد صاحب لا نو سٹوڈنٹ پشاور صدقہ ۔۔ ۲

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات صدقہ ۸۸ ۔ ۱

محترمہ استانی امۃ المنان صاحبہ ریحانہ دار الصدر ربوہ صدقہ ۔۔ ۲

مکرم شیخ طلعت علی صاحب ناظم آباد کراچی صدقہ بکرا ۔۔ ۳۵

مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب دار الرحمت ربوہ صدقہ ۔۔ ۵

مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب بذریعہ چوہدری غلام احمد صاحب چک ۹۰ شمالی سرگودھا صدقہ ۔۔ ۱۰

مکرم سی اے عبدالرحمٰن صاحب وکیل گوجرانوالہ " ۔۔ ۵

مکرم شیخ غلام محمد صاحب لائلپور ۔۔ ۲

مکرم رشید احمد صاحب غلام احمد صاحب مالکان فرم رشید اینڈ برادرز صدقہ بکرے ۔۔ ۸۰

سیالکوٹ منجانب خاندان حضرت مسیح موعودؑ " ۔۔ ۸۰

منجانب رشید احمد صاحب مع خاندان " ۔۔ ۸۰

" غلام احمد صاحب مع خاندان " ۔۔ ۸۰

مکرم ملک حبیب الرحمان صاحب ربوہ صدقہ برائے صحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۔۔ ۳۵

مکرم محمد طاہر خانصاحب A.S.M ریلوے اسٹیشن لاہور کینٹ صدقہ بکرا ۔۔ ۳۵

مکرم ضیاء اللہ صاحب پنشنر اکرم منزل گجرات صدقہ ۔۔ ۵

محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ صدقہ ۔۔ ۵

مکرم چوہدری محمد دین صاحب نمبردار سکنہ فتحہ کلاس ضلع شیخوپورہ عطیہ دو عدد کھیس نئے

مکرم حکیم مبارک احمد صاحب امین آباد ضلع گوجرانوالہ صدقہ بکرا ۔۔ ۳۵

محترمہ اہلیہ صاحبہ ناصر احمد صاحب باجوہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ صدقہ ۔۔ ۵

محترمہ نصرت محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالمجید صاحب باجوہ شیخوپورہ عطیہ ۔۔ ۲۵

بذریعہ نظارت خدمت درویشاں ربوہ

مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ گوشت صدقہ ۔۔ ۵

محترمہ بیگم صاحبہ شاہ نواز خان صاحب ڈرگ روڈ کراچی صدقہ لنگر خانہ ۔۔ ۵۰

مکرم عبدالرحمٰن خانصاحب خواجہ سلیم اینڈ کمپنی سرگودھا عطیہ ۔۔ ۵

مکرم مبارک احمد صاحب کھاتی کلاں ضلع سرگودھا صدقہ ۔۔ ۵

قریشی محمد لطیف صاحب بذریعہ الکیمسٹس ربوہ بذریعہ خدمت درویشاں صدقہ بکرا ۔۔ ۳۵

محترمہ بادر بیگم صاحبہ بذریعہ نظارت خدمت درویشاں صدقہ بکرے دو جانور ۔۔ ۸۰

مکرم ملک عبدالحلیم صاحب اکوشنٹ لاہور صدقہ بکرا ۔۔ ۳۰

مکرم عبدالمنان خانصاحب لاہور بذریعہ خدمت درویشاں صدقہ بکرا ۔۔ ۳۵

مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب بی اے ایٹ رسالپور برائے غرباء ۔۔ ۵۰

مکرم نواب مسعود احمد خانصاحب ربوہ صدقہ گوشت گائے ۔۔ ۵

محترمہ جہاں آرا بیگم صاحبہ حیدرآباد معرفت چیف میڈیکل افسر صاحب عقیقہ بکرا ۔۔ ۳۰

تفسیر کبیر کی جلدوں کی تفصیل

تفسیر کبیر کی جو جلدیں ۳ دسمبر ۱۹۶۲ء تک تیار ہوچکی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے:۔

(جلدیں گیارہ اور صفحات ۵۱۶۴)

مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نمبر شمار	نمبر جلد	کس سورت سے کس سورت تک	تعداد سور	اندازہ قیمت	تعداد صفحات	تاریخ اشاعت
۱	----	یونس سے کہف تک	۹	علم نہیں ہوسکا	۱۰۰۷	دسمبر ۱۹۴۰ء
۲	جلد ششم جزو چہارم	نبأ سے بلد تک	۱۱	"	۶۲۸	۱۷ اگست ۱۹۴۵ء
۳	جلد ششم حصہ چہارم	شمس سے زلزال "	۱۰	"	۲۷۴	۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء
۴	جلد اول جزو اول	فاتحہ اور بقرہ کے ۹ رکوع		"	۵۴۸	۲۳ مئی ۱۹۴۸ء
۵	جلد ششم	عادیات سے کوثر تک	۹	[illegible]	۵۰۰	دسمبر ۱۹۵۰ء
۶	جلد ششم	کافرون سے والناس تک		[illegible]	۲۱۱	اکتوبر ۱۹۵۷ء
۷	جلد پنجم حصہ اول	حج۔ مومنون۔ نور	۳	[illegible]	۲۱۴	۳۱ دسمبر ۱۹۵۷ء
۸	جلد چہارم	مریم۔ طٰہٰ۔ انبیاء	۳	[illegible]	۵۷۹	۳۰ مارچ ۱۹۵۸ء
۹	جلد پنجم حصہ دوم	الفرقان۔ الشعراء	۲	علم نہیں ہوسکا	۴۹۹	۳۰ نومبر ۱۹۵۹ء
۱۰	......	نمل۔ قصص۔ عنکبوت	۳	"	۳۶۰	۱۵ نومبر ۱۹۶۰ء
۱۱	جلد اول جزو دوم	بقرہ کے دسویں رکوع سے آخر بقرہ تک	۱	[illegible]	۶۶۰	۳ دسمبر ۱۹۶۲ء

میزان حجم یا صفحات (۵۱۶۴)

(مرتبہ قیصر سائیکل سیاح از ٹوپی ضلع مردان)

مرحومین کے اندوختہ کا بہترین مصرف

جماعت احمدیہ میں مرحومین کے اندوختہ کو تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے پیش کر دینے کے کئی ایمان افروز واقعات مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں محترم ڈاکٹر قیصر محمد عالی صاحب دار البرکات ربوہ نے اپنی اہلیہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ مرحومہ کی امانت کی رقم مبلغ -/۱۲۰ روپے اور آٹھ عدد طلائی چوڑیاں بقیمت ۵۰-۱۱۰۶ بیت مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے وکالت مال تحریک جدید کو عنایت فرمادی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی مرحومہ اہلیہ کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی نصیب ہوتی رہے۔ آمین جملہ ذی ثروت خاندانوں کو مرحومین کے اندوختہ کے متعلق یہی طریق اختیار کرنا چاہیئے تا ایک طرف مرحومین صدقہ جاریہ کے ثواب سے حصہ پائیں۔ اور دوسری طرف ممالک بیرون میں جلد از جلد اللہ اکبر کی آوازیں گونجنے لگ پڑیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ صدقہ بکرا ۔۔ ۳۰

محترمہ مہر نگار صاحبہ طارق ٹرانسپورٹ لاہور صدقہ ۔۔ ۵

مکرم اللہ بخش صاحب ٹیلر ماسٹر ربوہ صدقہ غرباء ۸۷ ۔ ۱

محترمہ رحم نور صاحبہ اہلیہ ملک عبدالغنی صاحب مرحوم منجانب خاوند مرحوم دار الرحمت ربوہ صدقہ ۔۔ ۳۰

سید ولی اللہ شاہ صاحب مشرقی افریقہ ابن سید عبداللطیف صاحب بذریعہ خدمت درویشاں صدقہ بکرا ۔۔ ۲۵

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ صدقہ بکرا ۔۔ ۷۰

محترمہ استانی امۃ المنان صاحبہ ریحانہ دار الصدر ربوہ صدقہ ۔۔ ۲

محترمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ معرفت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی صدقہ بکرا ۔۔ ۲۵

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کراچی عطیہ ۔۔ ۵۰

مکرم حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ منجانب مظہر احمد صاحب صدقہ بکرا ۔۔ ۴۰

(افسر دار الضیافت)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۴ جولائی۔ بھارت کی خارجہ اور دفاعی پالیسیوں پر خود بھارت کے سیاسی حلقوں میں کڑی تنقید کی جا رہی ہے۔ خصوصاً اس مسئلہ پر پنڈت نہرو پر کڑی نکتہ چینی کی جا رہی ہے کہ ایک طرف تو وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ بھارت میں غیر ملکی فوجی اڈے قائم نہیں دیئے جائیں گے اور دوسری طرف وہ امریکہ اور برطانیہ کی فضائیہ کے دستوں کو بھارت بلانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ ان دونوں ملکوں کے بمبار طیارے بھارت پہنچنا شروع ہو گئے ہیں اور امریکہ ٹرانسپورٹ کے جنگی طیارے پہلے ہی سے بھارت میں موجود ہیں۔ بھارت کے سیاسی حلقوں میں نہرو کی حکومت کے اس دعوے پر شبہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ غیر ملکی فضائیہ کے یونٹوں کی کمان بھارتی افسروں کے ہاتھ میں ہو گی۔ ان حلقوں کا کہنا ہے کہ بھارت کی فضائیہ جب اس قدر کمزور ہے کہ یہ کہا جاتا ہے کہ غیر ملکی فضائیہ کے یونٹ بھارتی فضائیہ کو تربیت دیں گے تو یہ کس طرح باور کیا جا سکتا ہے کہ غیر ملکی یونٹوں کی کمان بھارتی افسروں کے ہاتھ میں ہو گی بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ بھارت نے فوجی امداد کے عوض اپنی آزادی مغربی ملکوں کے ہاتھ فروخت کر دی ہے۔

●— مشرقی برلین ۴ جولائی۔ روس کے وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے مغربی ملکوں کو پھر خبردار کیا ہے کہ روس کے پاس اتنے طاقتور راکٹ موجود ہیں کہ وہ آناً فاناً مغربی ملکوں کو تباہ کر سکتے ہیں۔ روسی وزیر اعظم یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ ہم دنیا میں امن و امان قائم رکھنا چاہتے ہیں لیکن اگر مغربی ملکوں نے جنگ کرنی چاہی تو اس میں ان کی سلامتی نہیں ہے اور روس آن واحد میں ان کے تمام فوجی اڈوں کو نیست و نابود کر سکتا ہے انھوں نے ایٹمی تجربوں پر پابندی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روس اس سلسلہ میں مغربی ملکوں سے سمجھوتہ کرنے کا خواہاں ہے لیکن مغربی ملکوں نے اس سلسلہ میں جو سخت شرائط عائد کی ہیں وہ روس کے لئے قابل قبول نہیں۔ واضح رہے کہ ایٹمی تجربوں پر پابندی کے سوال پر ماہ رواں کی ۱۵ تاریخ کو ماسکو میں مغربی ملکوں اور روس کے درمیان بات چیت ہونے والی ہے۔

●— واشنگٹن ۴ جولائی۔ امریکہ کے اٹارنی جنرل رابرٹ کینیڈی نے کل رات یہ اعلان کیا کہ امریکہ کے محکمہ سراغ رسانی نے چار افراد کو روس کی طرف سے جاسوسی کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے یہ گرفتاریاں واشنگٹن اور نیو یارک میں عمل میں آئی ہیں۔ کل امریکہ کے محکمہ دفتر خارجہ نے روسی سفارت خانے کے ایک افسر مسٹر گنا ڈی سیوڈنگ کو ۴۸ گھنٹے کے اندر ملک چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انھوں نے ایک روسی نژاد امریکہ کے سرکاری افسر پر روس کی طرف سے جاسوسی کرنے کا دباؤ ڈالا تھا۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں ایک مسٹر اگروف ہیں جو اقوام متحدہ کے سیکرٹریٹ میں ملازم ہیں ان کے ساتھ ان کی بیوی کو بھی گرفتار کیا گیا ہے جن دو افراد کو واشنگٹن میں گرفتار کیا گیا ہے وہ روسی باشندے ہیں لیکن اپنے آپ کو امریکہ کا باشندہ ظاہر کر کے جاسوسی کیا کرتے تھے مسٹر رابرٹ کینیڈی نے بتایا کہ یہ روسی جاسوس امریکہ کے دفاعی راز معلوم کرنے کی کوشش میں تھے لیکن انھیں کوئی کامیابی نہیں ہو سکی۔

●— پیرس ۴ جولائی۔ پیرس ۴ جولائی۔ صدر ڈیگال نے کل کابینہ کے اجلاس میں اپنے وزیروں سے اس سوال پر صلاح و مشورہ کیا کہ مغربی جرمنی کے ساتھ مجوزہ بات چیت میں کیا پالیسی اختیار کی جائے دونوں ملکوں کے سیاسی اور اقتصادی تعاون کے سوال پر اگلے ہفتے بون میں بات چیت شروع ہو رہی ہے۔

●— دہلی ۴ جولائی۔ آسام کے ضلع نوگاؤں میں سیلاب سے ساڑھے چار سو دیہات زیر آب آ گئے ایک لاکھ افراد بے گھر ہو گئے ایک تین سالہ لڑکی دس ماہ کا لڑکا اور تین دوسرے افراد سیلاب میں بہہ گئے۔ ہزار ہا اشخاص درختوں اور چٹانوں پر چڑھ گئے۔

●— واشنگٹن ۴ جولائی۔ آسٹریلیا کی فضائیہ کے چیف آف سٹاف امریکہ سے آواز سے تیز جیٹ طیاروں کی خریداری کے لئے کل یہاں پہنچ گئے ہیں۔ انھوں نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا آسٹریلیا کی فضائیہ کو جدید ترین جنگی طیاروں سے مسلح کیا جائے گا۔ آسٹریلیا کی فضائیہ کے چیف آف سٹاف واشنگٹن ہینک آواز سے تیز طیاروں کی خریداری کی غرض سے برطانیہ اور فرانس کا بھی دورہ کر چکے ہیں۔

●— کولمبو ۴ جولائی۔ سیلون کے اخبار ٹائمز نے کہا ہے کہ بھارت اور سیلون کے متنازعہ فیہ مسائل کے تصفیہ سے پنڈت نہرو کو دلچسپی نہیں ہے وہ سیلون میں بھارتی آباد کاروں کے مسئلہ کو کشمیر کے مسئلہ کی طرح معلق رکھنا چاہتے ہیں۔

●— چاٹگام ۴ جولائی۔ امریکی جہاز راں کمپنیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے جہاز مشرقی پاکستان کی بندرگاہوں خصوصاً چاٹگام کی بندرگاہ پر لنگر انداز نہیں ہوں گے کیونکہ اس بندرگاہ کو ۲۸ مئی کے طوفان میں شدید نقصان پہنچا ہے اور وہاں پر گوداموں کی انتہائی قلت ہے ڈان کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق امریکی شپرز نے مشرقی پاکستان کے درآمد کنندگان کو مطلع کیا کہ وہ ان کے ساتھ کئے ہوئے معاہدات کی تکمیل سے قاصر ہیں۔ کیونکہ چاٹگام کی بندرگاہ کے لئے مال بک کرانا ان کے امکان سے باہر ہے۔

●— شورکوٹ ۴ جولائی۔ علاقہ کے مختلف مقامات کی اطلاعات کے مطابق شدید گرمی اور حبس کی تاب نہ لا کر دو افراد ہلاک ہونے والوں میں آزاد کشمیر کا مزدور بشیر اور ایک نامعلوم مسافر ہے بشیر کیمبرز کمپنی میں ملازم تھا اور دو دن قبل وہ شدید گرمی کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس کو طبی امداد بھی بہم پہنچائی گئی لیکن وہ ہوش میں نہ آ سکا اور ہلاک ہو گیا۔

●— بیروت ۴ جولائی۔ مراکش عنقریب اسلامی جمہوریہ موریطانیہ کو تسلیم کرے گا اور اس طرح دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کا طویل دور ختم ہو جائے گا۔ یاد رہے مراکش نے نہ صرف موریطانیہ کی نئی اسلامی مملکت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا بلکہ اس کے تمام علاقے پر اپنی حاکمیت کا دعوےٰ کرتے ہوئے اسے مراکش کا جزو لاینفک بتایا تھا۔ حکومت مراکش نے اپنے دعوے کی حمایت میں کہا تھا کہ موریطانیہ صدیوں مراکش کے زیر نگیں رہ چکا ہے مراکش کی استقلال پارٹی خاص طور پر موریطانیہ کو مراکش میں شامل کرنے کی دعوے دار تھی اس سلسلہ میں مراکش نے فرانس پر الزام لگایا تھا کہ اس نے سازش کر کے موریطانیہ کو ایک علیحدہ آزاد مملکت بنا دیا ہے موریطانیہ نومبر ۶۰ء میں آزاد ہوا۔ اور اس کے فوراً بعد مراکش نے اس پر اپنی حاکمیت کا دعویٰ کر دیا لیکن کسی افریقی یا عرب ملک نے اس کی حمایت نہ کی حتیٰ کہ تونس نے بھی جو شمالی افریقی عرب مغرب میں مراکش کا زبردست اتحادی ہے مراکش کے دعوے کی حمایت سے گریز کیا بلکہ تونس نے ہی سب سے پہلے موریطانیہ کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی تجویز پیش کی متعدد دوسرے افریقی ملکوں نے بھی مختصر عرصہ میں مراکش کو تسلیم کر لیا۔ اب مراکش کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ موریطانیہ کو تسلیم کر لے۔ اب اس نے ایسا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

●— لندن ۴ جولائی۔ تنکو عبد الرزاق نائب وزیر اعظم ملایا نے رات تین گھنٹے تک وزارت دولت مشترکہ کے افسروں سے مجوزہ فیڈریشن ملایا کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا آپ نے بعد میں کہا کہ میں سنگاپور کے وزیر اعظم لی کوان یو سے بھی گفت و شنید کر لے گا۔ تاکہ ملایا اور سنگاپور کے اختلافات دور کئے جا سکیں۔

●— نئی دہلی ۴ جولائی۔ مسٹر لال بہادر شاستری وزیر داخلہ بھارت نے آج نینی تال بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا بھارت میں قانون شکنی کا رجحان بڑھ رہا ہے آپ نے کہا اگر یہ صورت حال جاری رہی تو جمہوریت کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں گی۔

●— لاہور ۴ جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے زبانوں کے امتحانات کے سرٹیفکیٹ و ڈپلوما سے متعلق عام قانون میں ترمیم کی منظوری دے دی ہے اس قانون کے مطابق اب ہسپانوی روسی۔ فرانسیسی۔ جرمنی۔ ترکی اور اطالوی زبانوں یا دوسری ایسی زبانوں میں جن کی سفارش کونسل اور سنڈیکیٹ کرے امتحانات منعقد ہوں گے۔ امیدوار اب اپنی مرضی سے ایک سے زائد زبانوں کے امتحان میں شریک ہونے کی پیشکش کر سکتے ہیں۔

●— لاہور ۴ جولائی۔ لاہور کے حالیہ فرقہ وارانہ فساد میں ہلاک ہونے والے ایک شخص محمد نذیر کی بیوہ کو آج پانچ ہزار روپے کا چیک پیش کیا گیا یہ چیک مسٹر ملک قزلباش نے مرحوم کے پس ماندگان کی امداد کے لئے دیا تھا۔ محمد نذیر اپنے افراد کا واحد سہارا تھا۔

●— لاہور ۴ جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے "حضرت معاویہ کی سیاسی زندگی" نامی کتاب کی تمام جلدیں بحق سرکار ضبط کر لینے کا حکم جاری کیا ہے یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ اس کتاب میں اس قسم کا مواد موجود تھا جس سے پاکستان کے شیعہ اور سنی عوام میں نفرت اور دشمنی کے جذبات پیدا ہونے کا خدشہ تھا۔ کتاب کے مصنف علی احمد عباسی ہیں اور یہ محمود پرنٹنگ پریس کراچی سے طبع ہو کر کارخانہ تجارت آرام باغ کراچی سے شائع ہوئی تھی۔

صوبائی اسمبلی نے سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی قرارداد منظور کر لی

سپیکر اور حزب اختلاف کی طرف سے اجلاس کے قانونی جواز کو چیلنج

لاہور ۵ جولائی۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں برسراقتدار کونشن لیگ پارٹی نے کل اپنے فیصلہ کو عملی جامہ پہنا دیا اور اسمبلی کے اجلاس میں جس کی قانونی حیثیت کو سپیکر اور حزب اختلاف نے چیلنج کیا ہے۔ جناب مبین الحق صدیقی کے خلاف ۱۰۸ ووٹوں سے عدم اعتماد کی قرارداد منظور کر لی۔ تحریک عدم اعتماد کے خلاف دو ووٹ آئے اور ایک ووٹ ناجائز قرار دے دیا گیا۔ حزب اختلاف نے اجلاس کی کارروائی کا بائیکاٹ کیا اور اعلان کیا کہ اجلاس غیر قانونی ہے اور اب اس مسئلہ کا فیصلہ ہائی کورٹ میں ہوگا۔ کل صبح ہی سے اسمبلی چیمبر میں افراتفری اور بدنظمی کا عالم رہا۔ لابی [illegible]

[illegible] کی جانب سے عدم اعتماد کی بری پارلیمانی روایت سے بچنے کے لئے کل پھر سپیکر سے استعفیٰ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ بعد ازاں یہ افواہ بھی گرم رہی کہ سپیکر ۱۲ جولائی سے استعفیٰ دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں اس کے فوراً بعد شیخ مسعود صادق نے پارٹی کا ہنگامی اجلاس طلب کر لیا اور اس اجلاس کے بعد پھر یہ شور مچا کہ عدم اعتماد کی قرارداد ضرور منظور کی جائے گی۔

پارلیمانی تاریخ میں پہلی بار سپیکر کے خلاف اکثریتی پارٹی کی جانب سے عدم اعتماد کی تحریک کل ڈپٹی سپیکر جناب اسحاق کنڈی کی زیر صدارت منظور کی گئی۔ اس سے قبل پونے دس بجے سپیکر مبین الحق صدیقی جب ایوان میں داخل ہوئے تو وزیر قانون ملک قادر بخش نے اٹھ کر کہا کہ ایوان میں کورم نہیں ہے اس پر سپیکر نے اجلاس کل تک ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا اور خود ایوان سے اٹھ کر چلے گئے۔

ملک قادر بخش اور شیخ مسعود صادق نے کہا کہ سپیکر کو اجلاس ملتوی کرنے کا کوئی حق نہیں یہ غیر قانونی اقدام ہے ملک قادر بخش نے سپیکر کی کرسی کے قریب پہنچ کر مائیکروفون سنبھال لیا اور اعلان کیا کہ اجلاس جاری رہے گا اس پر حزب اختلاف کے ارکان نے شور مچایا اور کہا کہ آپ قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کریں۔ نوابزادہ افتخار احمد صاحب انصاری نے کہا آپ غیر قانونی کارروائی کر رہے ہیں اور اب اس مسئلے کا فیصلہ ہائی کورٹ میں ہوگا۔ اس کے بعد حزب اختلاف کے ارکان اٹھ کر باہر چلے گئے۔

بعد ازاں اجلاس ڈپٹی سپیکر جناب اسحاق کنڈی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں عدم اعتماد کی قرارداد منظور ہوئی۔

سپیکر کی برطرفی کا اعلان

لاہور ۵ جولائی۔ کل شام آٹھ بجے صوبائی حکومت کے غیر معمولی گزٹ میں سپیکر کے عہدے سے جناب مبین الحق صدیقی کی برطرفی کا اعلان کر دیا گیا ہے گزٹ میں کہا گیا ہے کہ چونکہ صوبائی اسمبلی نے آئین کی دفعہ ۱۰۸ کے تحت اکثریت سے ۴ جولائی سے مبین الحق صدیقی کو سپیکر کے عہدے سے برطرف کر دیا ہے اس لئے ان کی جگہ سینیئر ڈپٹی سپیکر جناب اسحٰق کنڈی نے قائم مقام سپیکر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔

زرعی بنک دس کروڑ روپے کے قرضے دیگا

راولپنڈی ۵ جولائی۔ زرعی ترقیاتی بنک کے چیئرمین مسعود صاحب نے کہا ہے کہ آئندہ سال کے دوران بنک کاشتکاروں کو دس کروڑ روپے کے قرضے دے گا زرعی ترقیاتی بنک نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ افراد کی امداد کے لئے انہیں پانچ لاکھ روپے کا قرضہ دیا ہے اور پانچ لاکھ روپے مزید طوفان سے متاثرہ افراد کو دیئے جائیں گے۔

● کراچی ۵ جولائی۔ مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان میں ۷ جولائی کو جزوی چاند گرہن ہوگا اور یہ دونوں صوبوں میں دیکھا جا سکے گا۔

بنیادی حقوق کے مسوّدہ قانون پر مفاہمت کا امکان

قومی اسمبلی اسی اجلاس میں بل منظور کرے گی

راولپنڈی ۵ جولائی۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی میں حزب اقتدار اور حزب مخالف کے درمیان بنیادی حقوق کے بل کی متنازعہ دفعات کے بارہ میں عنقریب سمجھوتہ ہو جائے گا اور موجودہ اجلاس کے دوران میں اس بل کی منظوری ایک یقینی امر معلوم ہوتا ہے۔ ان ذرائع کے مطابق اختلافات کافی حد تک کم ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ایوان کے دونوں فریق مصالحتی فارمولا کی تیاری میں تندہی سے مصروف ہیں سرکاری ذرائع سے جو آثار نمایاں ہیں ان کے مطابق ان ۵۳ قوانین کی فہرست میں جن کے لئے استثنا اور تحفظ مقصود ہے مزید کمی کر دی جائے گی اور انجام کار صرف دو درجن قوانین جن میں آرڈیننس بھی شامل ہیں۔ باقی رہ جائیں گے۔ شروع میں قریباً سات سو قوانین کے لئے حفاظت مقصود تھی۔

بہرحال حکومت نے حزب مخالف کی سیاسی جماعتوں کے قانون کو عدالتوں کے دائرہ اختیار سے خارج قرار دینے پر آمادہ کر کے نمایاں کامیابی حاصل کر لی ہے سیاسی جماعتوں کے ایکٹ سے زیرے کے نو سے ایبڈو زدہ سیاستدان متاثر نہیں ہوں گے۔ اس ایکٹ کی رو سے نااہل قرار دیئے جانے والے سیاستدانوں کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ایسے سیاستدان جن کے خلاف سیکورٹی ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی ہے اور جو اس طرح خود بخود نااہل قرار دیئے جا چکے ہیں سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اس سے حزب مخالف کی بہت حد تک تسلی ہو گئی ہے۔

پاکستان اور عراق میں ثقافتی معاہدہ

بغداد ۵ جولائی۔ گزشتہ روز پاکستان اور عراق کے درمیان ایک ثقافتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے۔ اس معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے پاکستانی سفیر مسٹر سجاد حیدر اور عراق کی طرف سے وزیر تعلیم کے ڈاکٹر احمد عبدالستار الجواری نے دستخط کئے۔ بعد ازاں ایک اعلان میں بتایا گیا کہ دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ روحانی ذہنی اور فن کارانہ روایات کے پیش نظر پاکستان اور عراق کی حکومتوں نے باہمی ثقافتی اور سائنسی رشتوں کو مضبوط کرنے اور انہیں مضبوط تر ترقی دینے کے لئے ایک ثقافتی معاہدہ کیا ہے تاکہ دوستانہ تعاون کے ذریعے زیادہ سے زیادہ افہام و تفہیم پیدا کی جا سکے گی

جاپانی صنعتکاروں کا وفد لاہور پہنچ گیا

لاہور ۵ جولائی۔ جاپانی صنعتکاروں کا پانچ رکنی وفد لاہور پہنچ گیا ہے۔ جس نے واپڈا کے چیئرمین اور دوسرے افسروں سے اس سوال پر بات چیت شروع کر دی ہے کہ جاپانی صنعتکار واپڈا کی سکیموں کی تکمیل کے لئے کیا مدد دے سکتے ہیں۔

صدر ایوب انگلستان جائینگے

کراچی ۵ جولائی۔ وزارت امور خارجہ کے اعلان کے مطابق صدر ایوب نے ملکہ الزبتھ کی انگلستان کے دورہ کی دعوت قبول کر لی ہے۔ صدر ۲۲ اکتوبر کو لندن پہنچیں گے اور برطانیہ میں بارہ روز قیام کریں گے۔

درخواست دعا

میرے پوتے محمد شمیم احمد ایم کی طبیعت آجکل علیل رہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی محمد حسین عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ

نوٹ:۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروا دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

ولادت

میرے خالو عبداللطیف صاحب فاروقی اکاؤنٹنٹ طارق ٹرانسپورٹ لاہور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۳ء پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نومولود بابو عبدالغفور صاحب فاروقی مرحوم و مغفور آف سانبھر جے پور کا پوتا اور محمد یٰسین صاحب تاجر کتب ربوہ کا نواسہ ہے۔ (نفیس احمد پسر حافظ شفیق احمد صاحب ربوہ)

رجسٹری نمبر ایل ۲۷۵

انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دورہ

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی انسپکٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ذیل میں دیئے گئے پروگرام کے مطابق بعض مقامات کے دورہ کے لئے بھجوایا جا رہا ہے مکرم خواجہ صاحب توسیع اشاعت ماہنامہ انصار اللہ پر زور دینے کے علاوہ اراکین مجلس انصار اللہ کو ان کے فرائض کی طرف بھی توجہ دلائیں گے۔ زعماء اور دیگر عہدیداران مجلس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرکزی نمائندہ سے کماحقہٗ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

پروگرام دورہ ۳ جولائی تا ۱۶ جولائی ۱۹۶۳ء

راولپنڈی	۳ جولائی	تا	۸ جولائی	کیمل پور	۱۲ جولائی	تا	۱۳ جولائی
واہ کینٹ	۹ ″	تا	۱۱ ″	ایبٹ آباد	۱۴ ″	تا	۱۵ ″

مانسہرہ ۱۶ جولائی